Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون ۹۹ ۲ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH
یوم منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۳/۲۸ | ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۹۴ھ ۱۶ وفا ۱۳۵۳ھش ۱۶ جولائی ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۶۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"طبیعت پہلے سے بہتر ہے لیکن ابھی فلو کا اثر ہے"

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

دُعائیں کرو بہت دُعائیں کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبۂ جمعہ ۸ راگست ۱۹۱۳ء میں فرمایا:۔

"جیسے کوئی آدمی جنگل میں آگ لگائے تو اس سے یہ فائدہ اُٹھا لیتا ہے کہ شیر، چیتے اور ایسے درندے اس کے پاس نہیں پھٹکنے پاتے اسی طرح منافق بظاہر اسلام کا اقرار کر کے مصائب سے عارضی طور پر بچاؤ کر لیتا ہے لیکن بعد میں بلائیں، جفائیں اسے گھیر لیتی ہیں۔ اس کا نفاق کھل جاتا ہے پھر کچھ سوجھ نہیں پڑتا۔ غرض اپنا ظاہر کچھ باطن کچھ بنانے والے ضرور نقصان اُٹھاتے ہیں۔

مَیں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ایک دوسرے پر ٹھٹھا نہ کرو۔ بدظنی سے کام نہ لو مسلمانوں میں بدظنی بڑھتی جاتی ہے۔ واعظ بھی وعظ کرتا ہے تو کہتے ہیں کہ باتیں بنا رہا ہے۔ ایسے لوگوں میں سے نہ بنو یہ لوگ خطرناک راہ پر چل رہے ہیں۔ بہرے ہیں کان رکھتے نہیں کہ کسی راہنما کی آواز سنیں۔ اندھے ہیں آنکھیں رکھتے نہیں کہ خود نشیب و فراز دیکھ لیں۔ گونگے ہیں زبان رکھتے نہیں کہ کسی سے راستہ پوچھ لیں۔ پس وہ کسی موذی چیز سے کیونکر بچ سکتے ہیں منافقوں کی مثال اس شخص کی مثال ہے جس پر مینہ برستا ہو۔ گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا رہا ہو۔ جب ذرا بجلی چمکی تو آگے بڑھے ورنہ وہیں کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔ جب کوئی فائدہ پہنچا تو اسلام کے معتقد بنے رہے جب کوئی ابتلاء پیش آیا تو جھٹ انکار کر دیا۔ ایسے لوگ بیوقوف ہیں جیسے بعض نادان بجلی کی کڑک سُن کر پھر کانوں میں انگلیاں دیتے ہیں حالانکہ روشنی کی رفتار آواز سے تیز ہے اور بجلی اس کڑک سے پہلے اپنا کام کر چکی ہے۔ تم بہت دعائیں کرو بہت دعائیں کرو۔ تمام انبیاء کا اجماعی مسئلہ ہے۔ استغفار بہت کرو۔ بدظنی چھوڑ دو۔ تمسخر چھوڑ دو۔ مسلمانوں کی سلطنتیں آجکل برباد ہو رہی ہیں انہیں چاہئے کہ سچے دل سے اللہ پر اور یومِ آخر پر ایمان لائیں تا کہ اللہ کی نظر شفقت ان پر ہو"

(الفضل ۱۳ راگست ۱۹۱۳ء)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سب انبیاء سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفیٰ ہیں

قرآن شریف کی تیز شعاعوں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صُحفِ سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے

"چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی و انشراحِ صدری و عصمت و حیا و صدق و صفا و توکّل و وفا اور عشقِ الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفیٰ تھے اس لئے خدائے جلّشانہٗ نے اُن کو عطرِ کمالاتِ خاصہ سے سب سے زیادہ معطّر کیا اور وہ سینہ اور دِل جو تمام اوّلین و آخرین کے سینہ و دِل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اوّلین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتم ہو کر صفاتِ الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔ سو یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف ایسے کمالاتِ عالیہ رکھتا ہے جو اس کی تیز شعاعوں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صُحفِ سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے۔ کوئی ذہن ایسی صداقت نکال نہیں سکتا جو پہلے ہی سے اس میں درج نہ ہو۔ کوئی فکر ایسی برہانِ عقلی پیش نہیں کر سکتا جو پہلے ہی سے اُس نے پیش نہ کی ہو۔ کوئی تقریر ایسا قوی اثر کسی دِل پر ڈال نہیں سکتی جیسے قوی اور پُر برکت اثر لاکھوں دِلوں پر وہ ڈالتا آیا ہے۔ وہ بلاشبہ صفاتِ کمالیہ حق تعالیٰ کا ایک نہایت مصفّٰی آئینہ ہے جس میں سے وہ سب کچھ ملتا ہے جو ایک سالک کو مدارجِ عالیہ معرفت تک پہنچنے کے لئے درکار ہے"

(سُرمہ چشم آریہ صد ۲۳، صد ۲۴ حاشیہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ ماہ وفا ۱۳۵۳ھ

دعاؤں کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا

اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کے لئے دینی امور میں بھی اور دنیوی امور میں بھی حقیقی کامیابی سے ہمکنار ہونے کے واسطے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ مجاہدہ کرے یعنی انتہائی کوشش بروئے کار لاکر کامیابی سے ہمکنار ہونے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہونے دے یہی وجہ ہے اُس نے مجاہدے یعنی انتہائی کوشش اور جدوجہد کی اہمیت واضح کرنے کے لئے قرآن مجید میں فرمایا:۔

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ط
وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ○ (العنکبوت آیت ۷۰)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں ہم یقیناً انہیں اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔ اور اللہ یقیناً نیکو کاروں کے ساتھ ہے۔

بہرحال دین اور دنیا دونوں میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے مجاہدہ یعنی انتہائی کوشش اور جدوجہد ضروری ہے۔ کوئی شخص بھی کوشش اور جدوجہد کے بغیر اپنے مقصد میں خواہ وہ دینی ہو یا دُنیوی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک اٹل قانون ہے جو بدلتا نہیں۔

اب جہاں تک کوشش کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کے لئے اس کے دو حلقے مقرر کئے ہیں جو ایک دوسرے سے الگ بھی ہیں اور باہم ملے ہوئے بھی۔ الگ اس لئے کہ دونوں حلقوں میں کی جانے والی کوشش کی نوعیت ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ اور باہم دگر ایک اس لئے کہ دونوں حلقوں یا دائروں میں بیک وقت اور ایک ساتھ کوشش جاری رکھنی ضروری ہوتی ہے۔ اگر ایک حلقہ میں کوشش تو زور شور سے کی جائے اور دوسرے میں سرگرمی سرے سے مفقود ہو تو ایک مومن کے لئے کامیابی کی امید عبث ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک حلقہ تدبیر کا ہے اور دُوسرا دعا کا۔ ایک مومن کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ پوری پوری تدبیر کرے یعنی جسمانی قویٰ اور مادی ذرائع جتنے بھی اسے میسر ہیں انہیں بروئے کار لانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے۔ اور پھر ان پر ہرگز بھی بھروسہ نہ کرے بھروسہ صرف اور صرف خدا پر ہی رکھے اور ساتھ کے ساتھ اسی کے حضور کامیابی کے لئے کمال عاجزی اور تضرع کے ساتھ دعائیں کرتا رہے۔ اگر وہ ایسا کریگا تو خدا تعالیٰ اس کے لئے کامیابی کی راہیں کھول دیگا۔

ایک مومن کے لئے تدبیر اور دعا اس درجہ لازم و ملزوم ہوتے ہیں کہ انکے درمیان تفریق باقی نہیں رہتی۔ اُسکے نزدیک دعا تدبیر ہی کا ایک جزو بن جاتی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ تدبیر مکمل نہیں ہوگی جب تک وہ دعا سے بھی کام نہ لے اور اسی طرح تدبیر دعا کے ایک لازمی نتیجہ کی صورت اختیار کرلیتی ہے کیونکہ دُعا اسے مزید تدبیر پر اُبھارتی ہے اور اس طرح تدبیر اور دعا نیز دعا اور تدبیر کا سلسلہ ایک ساتھ چلتا چلا جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت ہی پُر معارف انداز میں فرمایا ہے کہ دعا بھی ایک تدبیر ہے اور تدبیر بھی ایک دعا۔

ہرچند کہ تدبیر اور دعا کا سلسلہ ایک ساتھ جاری رہتا ہے اور ان میں تفریق ممکن نہیں ہوتی تاہم ایک مومن کی جدوجہد میں بالآخر ایک مرحلہ ایسا آجاتا ہے کہ جب تدبیر کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے اور صرف دعا کا سلسلہ باقی رہ جاتا ہے۔ اُسوقت ایک مومن اپنا سارا زور دعا پر ہی صرف کرنے لگتا ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب خدائی تائید و نصرت آسمان سے نازل ہوتی اور اسے کامیابی سے ہمکنار کر دکھاتی ہے اور وہ اپنے رب کی اس آواز کو سُن لیتا ہے یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ج فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ○ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ○

بالآخر ایک مرحلہ پر تدبیر کا سلسلہ ایک رنگ میں اسلئے ختم ہو جاتا ہے کہ انسان اپنی محدود طاقتوں، استعدادوں اور وسائل کے مطابق ہی کوشش کرسکتا ہے جب وہ اپنی کوشش کو اپنی محدود طاقتوں اور استعدادوں اور وسائل کی آخری حد تک پہنچا دیتا ہے تو اس کی کوشش میں مزید اضافہ کی گنجائش ختم ہو جاتی ہے۔ البتہ دعاؤں کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا اور نہ ہو سکتا ہے۔ اس مرحلہ میں ایک مومن علی الخصوص اپنی دعا کو اُس کے کمال تک پہنچانے میں ہمہ تن مصروف ہو جاتا ہے اور جب دعا اپنے کمال کو پہنچ جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اور اس طرح مومن اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں اپنی مراد کو پالیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا مقصد اسلام کی صداقت کو دنیا پر آشکار کرکے اسے کُل ادیان پر غالب کر دکھانا تھا۔ آپ نے حقانیتِ اسلام کے نہایت محکم دلائل و براہین کے انبار لگا کر اور صداقتِ اسلام کے زندہ و تابندہ نشانات دکھا کر اور کُل ادیان کو مقابلہ کی دعوت دے کر اور ان پر اتمامِ حجت کرکے اسلام کی صداقت کو دنیا پر روزِ روشن کی طرح آشکار کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور اس بارہ میں اپنی کوششوں کو اپنی طاقتوں اور وسائل کی آخری حد تک پہنچا کر اُس کام کو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے سپرد کیا گیا تھا بہ تمام و کمال پورا کر دکھایا یہاں تک کہ کُل ادیان پر اسلام کا غلبہ اس شان سے ظاہر ہوا کہ اپنے اور پرائے سب عش عش کر اٹھے اور انہوں نے آپ کی اس عظیم الشان خدمتِ اسلام کو نہایت شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا۔ اس انتہائی اور حیران کن کوشش اور جدوجہد کے ساتھ ساتھ آپ نے غلبۂ اسلام کیلئے اس درد و الحاح سے دعائیں کیں کہ اپنی آہ و زاری اور شب گیر نالوں سے عرشِ الٰہی کو ہلا ڈالا۔ آخر وہ وقت آگیا جب کوشش اور تدبیر کا سلسلہ اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے اور صرف دعاؤں کا سلسلہ باقی رہ جاتا ہے چنانچہ اس مرحلہ کے آنے پر آپ نے فرمایا:۔

"ہم نے اپنی زندگی میں کوئی کام دنیوی نہیں رکھا۔ ہم قادیان میں ہوں یا لاہور میں ہمارے انفاس اللہ ہی کی راہ میں ہیں۔ معقولی رنگ میں اور منقولی طور سے تو اب ہم اپنے کام کو ختم کرچکے ہیں۔ کوئی پہلو ایسا نہیں رہ گیا جس کو ہم نے پورا نہ کیا ہو۔ البتہ اب تو ہماری طرف سے دعائیں باقی ہیں۔" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۹۹)

پس حقیقت یہ ہے کہ انسانی جدوجہد ہی جو تدبیر اور دعا سے عبارت ہوتی ہے بالآخر ایک مرحلہ ایسا آجاتا ہے جب دعا ہی دعا رہ جاتی ہے اور دعا کے ذریعہ ہی مومن کو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے اور اسی لئے مومن کی کامیابی کا تمام تر دار و مدار دعا ہی پر ہوتا ہے۔ وہ مادی جدوجہد کے دوران بھی اور مادی جدوجہد کی آخری حد کے بعد بھی دعاؤں میں مصروف رہتا ہے اور دعاؤں سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہوتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ دعاؤں کی قبولیت ہی بالآخر اسے کامیاب و کامران اور فائز المرام کرنے کا موجب بنے گی۔ تدبیر اور کوشش تو ایک حد پر آخر ختم ہو جاتی ہے لیکن دعا کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا وہ چلتا چلا جاتا ہے اور مومنوں کو بالآخر عظیم الشان کامیابیوں سے ہمکنار کرنے کا موجب بنتا ہے۔

ہمارے لئے بھی جن کے کندھوں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبعین کی حیثیت سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے یہ ضروری ہے کہ ہم اس راہ میں مقدور بھر کوششیں بروئے کار لانے کے ساتھ ساتھ عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں سے کبھی غافل نہ ہوں اور اس حقیقت کو کبھی فراموش نہ ہونے دیں کہ ہماری کامیابی فی الحقیقت دعاؤں کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ کیونکہ کوشش تو ہم اپنی محدود طاقتوں اور استعدادوں اور وسائل کے مطابق ہی کرسکتے ہیں۔ ایک مرحلہ پر آکر اس کے سلسلہ کا بہرحال محدود ہو جانا ناگزیر ہے لیکن دعاؤں کا سلسلہ کبھی محدود نہیں ہوسکتا ہے اور نہ اس کے ختم ہونے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دعا کی قبولیت کے اسرار اُسی وقت ظاہر ہوتے ہیں جب مقدور بھر کوشش اپنے آخری نقطہ تک پہنچ جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

انبیائے بنی اسرائیل اور درود شریف

مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک نواں کوٹ لاہور

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی ایک تقریر میں فرماتے ہیں:-
"اللہ تعالیٰ نے فرمایا
إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔
(الاحزاب ۵۷)
اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم درود بھیجو نبی پر۔
اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے۔ یعنی آپ کے اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپ کی روح میں وہ صدق و صفا تھا اور آپ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں۔ آپ کی ہمت و صدق وہ تھا کہ اگر ہم اوپر یا نیچے نگاہ کریں تو اس کی نظیر نہیں ملتی۔"
(ملفوظات قدسیہ "تقاریر جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء" صفحہ ۲۹-۳۰)

— (۲) —

آیت میثاق النبیین سے معلوم ہوتا ہے کہ سید الکائنات، فخر موجودات سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ اور محامد عالیہ انبیائے کرام کو بتائے گئے۔ انبیاء بنی اسرائیل نے بھی آنے والے عظیم الشان نبی کی اس خصوصیت کا ذکر کیا ہے کہ اس پر قیامت تک درود و سلام بھیجا جائے گا۔
حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں:-
"جب تک آفتاب اور ماہتاب ہیں وہ نسل در نسل قائم رہیگا اور وہ سمندر سے سمندر تک اور دریا (فرات) سے لیکر انتہائے ... شاہان عرب و سبا ہدیے لائینگے۔ عرب کا سونا اس کو دیا جائے گا اور اس کے لئے برابر دعا کی جائے گی اور وہ ہر وقت مبارک کہا جائے گا۔ اس کا نام ابد تک متبرک رہیگا جب تک آفتاب ہے اس کا نام قائم رہے گا۔ تمام قومیں اسے مبارک کہیں گی"
(تلخیص زبور ۷۲)
علمائے بنی اسرائیل تسلیم کرتے ہیں کہ یہ زبور آنیوالے "شہنشاہ عالمین" کے لئے ہے۔ اس بشارت میں درود شریف والا مضمون ہے گویا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔ درود و برکت دونوں کا ذکر ہے

— (۳) —

"اہل کتاب کا عقیدہ ہے کہ زبور ۴۵ میں شہنشاہ عالم اور اسکی امت کے سنجوگ کی پیشگوئی ہے۔ یہ پیشگوئی موجود ہے" اس زبور کے بعض فقرات کا ترجمہ "نیو انگلش بائیبل" سے درج ذیل ہے
"تمام نوع بشر میں خوبصورتی (یعنی اوصاف حمیدہ) میں تو بڑھ گیا ہے کیونکہ (خدا کے) لطف و کرم میں سموئے ہوئے ہیں۔ اسی لئے خدا نے ہمیشہ کے لئے تجھے مبارک ٹھہرایا ہے۔
عرش خدا کی مانند تیرا تخت ابد الآباد تک قائم ہے تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے تو راستی سے محبت اور شرارت سے نفرت رکھتا ہے۔ اسی لئے "خدا تیرے خدا" نے تجھ کو تیرے ہمسروں کی نسبت زیادہ مسح کیا تیرے بیٹے تیرے آباء کے جانشین ہوں گے۔ تو ان کو تمام روئے زمین پر سردار مقرر کرے گا۔
میں تیرے نام کی شہرت تمام آئندہ نسلوں میں کرونگا اسلئے اُمتیں ابد الآباد تک تیری توصیف کریں گی"

— (۴) —

حضرت حبقوق نبی فاران کی چوٹیوں سے جلوہ گر ہونے والی ہستی کے متعلق فرماتے ہیں:-
"خدا (در حق) جنوب سے آتا ہے اور القدوس کوہ فاران سے (سلاہ) اس کی تجلی سے افلاک بھر گئے اس کی تحسین سے زمین معمور ہے۔ اس کی رونق نور کی مانند ہے اس کے ہاتھ سے کرنیں نکلتی ہیں اور اس میں اس کی قدرت نہاں ہے"
حبقوق ۳ / ۳-۴

— (۵) —

صلحاء بنی اسرائیل نے آج سے دو ہزار برس قبل صحیفہ لاوی مرتب کیا۔ اس صحیفہ کے اوراق پارینہ وادی قمران کی غاروں سے برآمد ہوئے ہیں۔ اس میں فخر دو عالم سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مقدسہ کے متعلق ایک طویل پیشگوئی ہے موضوع کے اعتبار سے ایک دو فقرے درج ذیل ہیں:-
"وہ دنیا میں حد سے زیادہ تعریف کیا جائیگا۔ وہ ایسے چمکے گا جیسے زمین پر سورج اس کے مقام کو پانے والا تمام آئندہ نسلوں میں کبھی کوئی پیدا نہ ہوگا"
The Lost Books of the Bible
P. 232-233

یہ چند بشارات تبرکاً درج کی گئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ درود شریف والی خصوصیت کی اطلاع صلحائے بنی اسرائیل کو دی گئی اور انہوں نے اپنی امتوں کو وصیت کی کہ سیدنا احمد پیغمبر جب آئے گا تو اسے ماننا اس سے برکت حاصل کرنا اس پر درود و سلام بھیجنا اس طرح اپنی عاقبت سنوارنا۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ
سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

قبولیت دعا کا ایک ذریعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-
"درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کیلئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا"
(ملفوظات احمدیہ حصہ ۱ صفحہ ۲۲-۲۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی باغ

سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا ہے کہ

"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو باغ عطا کئے گئے ایک باغ مسیح موعود کے ظہور سے پہلے زمانہ میں اور ایک باغ مسیح موعود کے ظہور کے بعد کے زمانہ میں. پھر پہلے زمانہ میں دنیوی لحاظ سے بھی وہی باغ آپ کو ملا جو موسیٰؑ کی اُمت کو ملا تھا. یعنی فلسطین اور کشمیر کا علاقہ اور یہ دونوں علاقے ایسے ہیں جو باغات کی کثرت کی وجہ سے مشہور ہیں.......

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مادی باغ کشمیر اس وقت ہندوؤں کے قبضہ میں ہے اور فلسطین یہودیوں کے قبضہ میں ہے مگر اللہ تعالیٰ یہ دونوں باغ اپنے فضل سے پھر محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مل جائیں گے یعنی اللہ تعالیٰ یہودی قوم کو بھی مسلمان بنا دیگا اور وہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حلقہ بگوش ہو جائیں گے. اور بجائے اس کے کہ مسلمانوں کو توپیں اور بندوقیں لے کر فلسطین پر حملہ کرنا پڑے یہودی خود آگے بڑھ کر بیت المقدس کے دروازے کھول دیں گے اور کہیں گے اے مسلمانو! ہم بھی تمہارے مسلمان بھائی ہیں، تم خوشی سے ہمارے پاس آؤ اور مسیح موسوی کی امت بھی دوبارہ کھینچی جائے گی اور اسلام لانے کی وجہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغ کا ایک حصہ بن جائے گی. لطیفہ یہ ہے کہ دنیا میں اور لوگ باغ لگاتے رہے لیکن وہ باغ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مل گئے. حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بڑی کوشش اور جد و جہد سے یہودی بنائے اور ان کو فلسطین میں بسایا لیکن خدا نے محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بنا بنایا فلسطین دیدیا پھر موسیٰ علیہ السلام کی قوم ہجرت کر کے کشمیر آئی اور خدا تعالیٰ نے بسا بسایا کشمیر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا. اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لگا لگایا باغ بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی مل گیا چنانچہ دنیا کے کناروں تک احمدی مبلغ تبلیغ کرتے اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھوا کر لوگوں کو اپنے ساتھ ملاتے ہیں. ان میں سے کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مسیح موعود رسول اللہ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ مسیح موعودؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں. کوئی مستقل نبی نہیں بلکہ آپکو مستقل نبی قرار دینا کفر ہے گویا جو درخت بھی انکو ملتا ہے وہ لاکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چمن میں لگا دیتے ہیں...

....

غرض بڑی ہی برکت والا ہے وہ خدا جس نے مسیح موعود علیہ السلام جیسا غلام محمد رسول اللہ کو دیا جس نے محمد رسول اللہ کا باغ جب اُجڑ کر کھیتی بننے لگا تھا تو پھر اس کو ایک ہرے بھرے باغ کی شکل میں تبدیل کر دیا اور اس کے رکھوالوں کو دنیا کے کناروں تک پھیلا دیا تاکہ وہ ہر ملک میں جائیں ہر قوم میں جائیں اور ہر جگہ جا کر وہاں سے عیسیٰ علیہ السلام کے باغ کے پودوں کو نکال نکال کر محمد رسول اللہ کے باغ میں لگائیں اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کے پودوں کو اکھیڑ اکھیڑ کے محمد رسول اللہ کے باغ میں لگائیں یہاں تک کہ دنیا کے چپے چپے میں محمد رسول اللہ کے باغ لگ جائیں اور اس کا نتیجہ یہ ہو کہ بنی اسرائیل جو پہلے زمانہ میں مسلمان نہیں ہوئے اس آخری موعود کے ذریعہ اسلام میں داخل ہو جائیں اور یہودیت اور عیسائیت کا جھگڑا ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے اور صرف اسلام یا محمدیت ہی باقی رہے"

تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۳۴۴ تا صفحہ ۳۴۸

محترم چوہدری رحیم بخش صاحب لائلپور کا ذکر خیر

مکرم سعید احمد صاحب ناصر قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لائل پور

مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۷۴ء بروز اتوار صبح ۶ بجے تین ماہ کی شدید علالت کے بعد ہمارے والد محترم چوہدری رحیم بخش صاحب آف بٹالہ کالونی لائلپور ۷۰ سال کی عمر پاکر اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں.

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم قادیان کے قریبی گاؤں پرسیاں میں پیدا ہوئے احمدیت آپ نے ورثہ میں پائی دیارِ مسیح میں ابتدائی تعلیم حاصل کی. کم سنی میں والد صاحب کی وفات کا دکھ اٹھانا پڑا. اور چھوٹے بہن بھائیوں کی کفالت کا بار آپ پر آن پڑا. تعلیم اُدھوری چھوڑ کر تلاش معاش میں مختلف جگہوں پر گھوم پھر کر بالآخر اسی اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر ذاتی کاروبار کا آغاز کیا.

سلسلہ کے لئے غیرت اور محبت بے انتہار رکھتے تھے. اللہ نے آپ کے کاروبار میں غیر معمولی برکت ڈالی نزدیکی مساجد کی دریوں وغیرہ کے لئے آپ روزانہ کچھ رقم علیحدہ کر لیتے.

تقسیم ملک کے بعد لائلپور کے قریب چک ۹۲ ر ب میں رہائش پذیر ہوئے اور عرصہ بارہ سال بطور پریذیڈنٹ سلسلہ عالیہ کی خدمت بجا لاتے رہے. کم و بیش ۷۰ بچوں کو قرآن کریم ناظرہ اور با ترجمہ پڑھایا بنگال میں ایک ہندو کو اس کی خواہش پر تین ماہ میں سارا قرآن کریم پڑھایا.

اکرام ضیف آپ کا ایک خاصا تھا. مہمان کی خاطر و مدارت میں دلی مسرت پاتے. علالت کے دوران احباب جماعت اور دیگر عزیز و اقارب تیمارداری کیلئے آتے تو فوراً ہمیں ارشاد فرماتے کہ مہمانوں کے لئے کھانا اور چائے وغیرہ لاؤ. ہمیں ہمیشہ فرماتے کہ مہمان اپنے ساتھ بیشمار برکتیں لاتا ہے. ان کی خاطر و مدارت ایک دینی فریضہ ہے. خدا تعالیٰ ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے

اپنی والدہ محترمہ کی خدمت کرنے میں جنت کا مزہ پاتے. اُن کی حین حیات تک قربانی کا جانور لے کر گاؤں اُن کو بھیج دیتے اور خود بھی عیدین کے موقعوں پر والدہ صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اُن کی دعائیں لیتے. جب تک والد صاحب گاؤں میں مقیم رہے ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کے عمل کو اپنانے کی توفیق بخشی.

آپ نے چھ لڑکے اور تین لڑکیاں یادگار چھوڑے ہیں. آپ ہمیشہ ہمیں نصیحت فرماتے کہ خدمت دین کو اک فضلِ الٰہی جانو. چنانچہ آپ کی خواہش کے مطابق ہم سب بھائی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے کسی نہ کسی رنگ میں حتی المقدور خدمت سلسلہ بجا لا رہے ہیں.

چنانچہ ابا جان مرحوم نے آخری پیغام ٹیپ کرواتے ہوئے فرمایا کہ میں خوش ہوں اور خدا کا شکر بجا لاتا ہوں. کہ میری ساری اولاد ہی خادم دین ہے. موصی ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی. احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمت سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے. آمین.

قرآن شریف کے اوامر و نواہی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں.

"قرآن شریف میں اوّل سے آخر تک اوامر اور نواہی اور احکام الٰہی کی تفصیل موجود ہے اور کئی سو شاخیں مختلف قسم کے احکام کی بیان کی ہیں." (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۴۲۲)

قرآن کریم کے اوامر اور نواہی کی تفصیل جاننے کے لئے اس کا ترجمہ پڑھنا اور سیکھنا از بس ضروری ہے

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام

جرأت وشجاعت

مولانا عبدالسلام صاحب ندوی اپنی تصنیف اسوۂ صحابہ حصہ اوّل میں تحریر فرماتے ہیں:-

"جرأت وشجاعت کا اظہار کبھی عقائد کے اظہار میں ہوتا ہے کبھی میدانِ جنگ میں اور کبھی ظالم بادشاہوں کے سامنے صحابہ کرامؓ میں یہ اخلاقی جوہر موجود تھا اس لئے اس کا ظہور ان تمام موقعوں پر ہوتا تھا۔"

"حضرت ابوذرؓ غفاری نہایت قدیم الاسلام صحابی ہیں وہ مکہ میں آکر ایمان لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ہدایت کی کہ اس وقت اپنے وطن کو واپس جاؤ اور اپنی قوم کو میری بعثت کی خبر کرد- انہوں نے نہایت پُرجوش لہجے میں کہا "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کفارِ مکہ کے سامنے ہی کلمۂ توحید کا اعلان کرونگا، حالت یہ تھی کہ وہ غریب الوطن تھے مکہ میں کوئی انکا حامی و مددگار نہ تھا لیکن بایں ہمہ وہ مسجد حرام میں آئے اور بآواز بلند کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اس آواز کا سُننا تھا کہ کفار ٹوٹ پڑے اور سخت زد وکوب کی لیکن انہوں نے دوسرے دن پھر اسی جوش کے ساتھ خانہ کعبہ میں کلمے کا اعلان کیا اور کفار نے پھر اسی طرح یورش کی۔"

"حضرت عبداللہؓ بن مسعود چھٹے مسلمان ہیں ان ہی سے پہلے کوئی مسلمان مکہ میں علانیہ تلاوتِ قرآن کی جرأت نہیں کرسکتا تھا لیکن وہ اسلام لائے تو ایک روز صحابہؓ نے جمع ہوکر کہا کہ "اب تک قریش نے قرآن مجید کو کسی کی زبان سے علانیہ نہیں سُنا اس کی جرأت کون کرسکتا ہے۔ حضرت عبداللہؓ بن مسعود نے کہا "میں"۔ صحابہ کرامؓ نے کہا "ہم کو تمہاری نسبت خوف ہے ہم ایسا آدمی چاہتے ہیں جس کا قبیلہ ہو تاکہ کفار حملہ کریں تو اس کی طرف سے مدافعت کرسکے"۔ بولے "مجھے جانے دو خدا میری حفاظت کریگا"۔ اُٹھے، اور ٹھیک دوپہر میں آئے خانہ کعبہ میں، قریش انجمن آرا تھے۔ مقام ابراہیم کے پاس پہنچ کر بآواز بلند کہا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ کفار نے سُنا تو کہا ابن اُمِّ عبید کیا کہتا ہے؟ غور کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی آیتیں ہیں۔ دفعۃً تمام کفار ٹوٹ پڑے اور زد وکوب کرنے لگے۔ وہ پلٹے تو چہرے پر زخموں کے نشان دیکھ کر صحابہؓ نے کہا "ہم کو اسی کا ڈر تھا"۔ بولے "خدا کے دشمن آج سے زیادہ مجھے کبھی کمزور نظر نہیں آئے۔ اگر کہو تو کل بھی اسی طرح ان کو علانیہ قرآن سُنا آؤں"۔

"حضرت عمرؓ اسلام لائے تو پہلے اپنے ماموں کے گھر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ انہوں نے دروازہ کھولا تو کہا "تمہیں معلوم ہے کہ میں صابی ہوگیا"۔ وہاں سے ایک سردار قریش کے پاس آئے اور وہاں بھی یہی گفتگو کی۔ وہاں سے نکلے تو ایک آدمی نے کہا کہ "تم اپنے اسلام کا اعلان کرنا چاہتے ہو"؟ بولے "ہاں"۔ "تو اس کی صورت یہ ہے کہ جب کفار خانہ کعبہ میں حجر اسود کے پاس جمع ہوں تو تم وہاں جاؤ اُن میں ایک آدمی ہے جو افشائے راز میں بدنام ہے اُس کے کان میں یہ راز کہہ دو۔ وہ اعلان کردیگا"۔ انہوں نے خانہ کعبہ میں جاکر اُس کے کان میں کہا۔ تو وہ بآواز بلند پکارا کہ "عمر بن الخطاب صابی ہوگیا"۔ یہ سُننا تھا کہ کفار دفعۃً ٹوٹ پڑے اور باہم زد وکوب ہونے لگی۔ بالآخر ان کے ماموں نے اپنی آستین سے اشارہ کیا کہ میں اپنے بھانجے کو پناہ میں لیتا ہوں"۔

(اسوۂ صحابہؓ حصہ اوّل ص۲۰۹، ص۲۱۰)

درخواست دعا

مکرم بشیر احمد صاحب سیال انسپکٹر اصلاح و ارشاد چند روز سے بعارضہ ملیریا شدید طور پر بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد شفاء کامل و عاجل عطاء فرمائے۔ آمین۔

مبارک احمد نجیب (مربی سلسلہ احمدیہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں!
(منیجر الفضل)

وصایا (۲)

مسل نمبر ۲۱۷۳۷

میں محمد حسین ولد عبدالغنی صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ مزدوری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن بھینی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱- اراضی زرعی ۱/۲ ایکڑ (اس میں سے ۳/۴ حصہ دریا بُرد ہوچکا ہے)
مالیت -/۲۵۰ روپے۔

۲- مکان رہائشی دریا بُرد ہوچکا ہے اس وقت اپنے ماموں کے ہاں رہائش پذیر ہوں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیجائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت مزدوری ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد حسین ساکن بھینی۔ شرقپور۔ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:- حکیم محمد عاشق ولد محمد شریف ساکن بھینی ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:- محمد احمد ثاقب ولد مولوی عبدالعزیز صاحب بھینی ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر ۲۱۷۳۸

میں چوہدری نذیر احمد ساجد ولد چوہدری غلام حیدر صاحب قوم جاٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۴/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۳۰۸ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت ۱/۵/۷۴ سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:- نذیر احمد ساجد پرنسپل طبیہ کالج دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد:- عبدالغفور خاں ولد غلام قادر خاں صاحب باب الابواب ربوہ۔ گواہ شد:- عبدالغفور سیکرٹری مال دارالنصر غربی۔ ربوہ۔

قائدین کرام توجہ فرمائیں!

ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ بھجوانا قائدین مجالس کی اہم ذمہ داری ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ر اکتوبر ۱۹۷۴ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔
انشاء اللہ تعالیٰ

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

شہزین
شہزین
شہزین
مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دوا
حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ - ٹنڈہ محمد خان - گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۳۸ دوائی منگوانے اور معائنہ کروانے کا انتظام گولبازار ربوہ میں کیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف توجہ رکھیں

”اللہ اکبر“ کا اقرار کرنے کے بعد بھی اگر ہم کسی اور کی طرف جھکیں تو یہ بڑی بدقسمتی ہوگی!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احباب کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جھکنے اور اسی سے مدد مانگنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ دیکھو میں سب سے بڑا ہوں۔ اگر تمہیں کوئی ضرورت پیش آئے یا تم کسی مشکل میں گرفتار ہو جاؤ تو تم میری طرف آؤ۔ میں تمہاری ہر ضرورت پوری کر سکتا ہوں اور تمہاری ہر مصیبت کو دور کرنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ ایک جنگ کے لئے باہر تشریف لے گئے۔ جب آپ واپس آئے تو ایک شخص جس کا بھائی مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا تھا آپؐ کے پیچھے پیچھے آیا تا کہ اسے کوئی موقعہ ملے تو آپؐ کو قتل کر دے لیکن مدینہ تک اسے کوئی موقعہ نہ ملا۔ جب مدینہ کے قریب آکر فوج مطمئن ہو گئی اور صحابہؓ آرام کرنے یا کھانا پکانے کے لئے اِدھر اُدھر پھیل گئے تو آپؐ بھی ایک درخت کے نیچے لیٹ گئے اور تلوار درخت سے لٹکا دی۔ جب آپؐ لیٹ گئے تو وہی شخص آیا اور اس نے آپؐ کی تلوار اٹھالی اور آپؐ کو جگا کر کہا کہ بتائیں اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح لیٹے لیٹے نہایت اطمینان اور سکون کے ساتھ فرمایا ”اللہ“ اُس پر اس قدر رعب طاری ہوا کہ اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فوراً وہی تلوار پکڑ لی اور کھڑے ہو گئے اور فرمایا اب تم بتاؤ تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے؟ کہنے لگا آپ ہی رحم کریں تو کریں۔ آپؐ نے فرمایا کمبخت میرے منہ سے ”اللہ“ کا نام سُن کر بھی تیرے منہ سے اللہ کا لفظ نہ نکلا۔ میں نے اللہ کہا تھا تو بھی اللہ کہہ دیتا۔ وہ کہنے لگا یہ طاقت آپ ہی کی تھی۔ میرے منہ سے تو اللہ کا لفظ نہیں نکلتا۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ آپ ہی اگر مجھے چھوڑ دیں تو چھوڑ دیں۔ چنانچہ آپؐ نے اسے چھوڑ دیا۔ تو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی انسان کی کوئی طاقت نہیں۔ سب سے بڑا وہی ہے اور ہمیں ہمیشہ اسی کے سامنے گرنا چاہیئے اور اسی سے درخواست کرنی چاہیئے کہ وہ ہماری مدد کرے۔ تمام حکومتیں، تمام بادشاہتیں، تمام کارخانے، تمام تجارتیں، تمام حرفتیں، تمام بڑے بڑے پیشے سب اس کے قبضہ و تصرف میں ہیں۔ ہر ایک جاندار کی جان اس کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہے زندہ رکھے اور جس کو چاہے مار دے۔ کسی انسان کی طاقت میں نہیں کہ اس کا مقابلہ کر سکے۔ گزشتہ فسادات کے دنوں میں ہی اللہ تعالیٰ نے ہمارے سلسلہ کی جس رنگ میں تائید فرمائی جس کی تفصیل بعض پہلے خطبات میں بیان کی جا چکی ہے اس کو دیکھتے ہوئے کون شخص اس امر سے انکار کر سکتا ہے کہ تمام طاقتیں اور قدرتیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہی ہیں اور وہ جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔ لیکن اگر باوجود اس کے کہ ۳۰ دفعہ اذانوں میں اور قریباً ۱۰۰ دفعہ نمازوں میں کہا جاتا ہے کہ اللہ سب سے بڑا ہے پھر بھی ہم اس کا دروازہ چھوڑ کر کسی اور کے دروازہ پر جائیں تو یہ ہماری کتنی بڑی بدقسمتی ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ ہم اتنے احمق ہیں کہ باوجود اس کے کہ بڑے بڑے معتبر آدمی ہمیں بتا دیتے ہیں کہ اس کھانے میں زہر ہے پھر بھی ہم اس کھانے کو کھا لیتے ہیں۔ ایسے آدمی پر کوئی بھی رحم نہیں کرے گا جس آدمی کو بڑے بڑے معتبر آدمی کہیں کہ ہم نے فلاں آدمی کو اپنی آنکھوں سے اُس کھانے میں زہر ملاتے دیکھا ہے، اور پھر وہ کھانا کھالے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ بڑا ہی احمق ہے۔ وہ اگر مر جائے گا تو کوئی بھی اس پر رحم نہیں کرے گا۔ سارے لوگ یہی کہیں گے کہ اس شخص کا علاج یہی تھا۔ یہی حال ہمارا ہوگا کہ ہم اللہ اکبر، اللہ اکبر سُنتے ہیں اور پھر بھی دوسروں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف ہی توجہ رکھیں اور اسی سے مدد مانگیں۔“

(الفضل ۲۱ نومبر ۱۹۵۵ء)

محترم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی ۱۵ اور ۱۶ جولائی ۱۹۷۴ء کی درمیانی شب بوقت قریباً پونے دو بجے ربوہ میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نماز جنازہ آج ۱۶ جولائی بروز منگل بعد نماز عصر ادا کی جائے گی۔ مقامی احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت فرمائیں۔

جملہ احباب کرام سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔

ملک بشارت احمد
نزد مسجد فیکٹری ایریا۔ ربوہ

واقفین زندگی طلباء کیلئے ضروری اعلان

ایسے واقفین زندگی طلباء جنہوں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے نتیجہ نکلنے پر وکالت دیوان کو اطلاع دیں۔ اور جو میٹرک پاس طلباء اب زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ کے خواہشمند ہیں وہ بھی دفتر ہذا کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں کارروائی کی جا سکے۔

وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ

فوری ضرورت

افریقہ میں نصرت جہاں سکیم کے تحت قائم کردہ بعض ہسپتالوں میں نرسنگ، ڈسپنسنگ، لیبارٹری اور ایکسرے وغیرہ کا کام جاننے والے Couple یعنی میاں بیوی بھجوانے کی ضرورت ہے۔ خواہشمند Couple فوری طور پر اپنی درخواستیں مع اپنی اسناد وغیرہ کے سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ کے نام بھجوائیں۔!

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)